فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

الفضل

روزنامہ

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	۲۶ رجب ۱۳۹۱ھ ۱۸ اتبوک ۱۳۵۰ ہش ۱۸ ستمبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۱۵

42

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔
احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

صدر کے اقتصادی مشیر محترم جناب ایم ایم احمد کی حالت بہتر ہے

صدر یحییٰ خاں اور دوسرے سربرآوردہ حضرات نے آپ کی خیریت دریافت کی

راولپنڈی ۱۷ ستمبر۔ صدر پاکستان کے اقتصادی مشیر جناب ایم ایم۔ احمد کی حالت اب مزید بہتر ہو گئی ہے اور زخم تیزی سے مندمل ہو رہے ہیں۔ آپ پر پرسوں اسلام آباد میں قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا جس کے بعد آپ کو کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ دریں اثناء صدر یحییٰ خان نے جناب ایم۔ ایم۔ احمد کا حال دریافت کیا ہے اور آپ کی جلد از جلد صحت مندی کیلئے دعا بھی کی ہے صدر یحییٰ خان کے یہ احساسات کل صبح ان کے پرنسپل سٹاف آفیسر لیفٹیننٹ جنرل ایس جی ایم۔ ایم پیرزادہ نے جناب احمد تک پہنچائے جو آپ کی عیادت کے لئے گئے تھے۔ جنرل پیرزادہ پرسوں صدر کے اقتصادی مشیر پر قاتلانہ حملہ کی خبر سننے کے بعد بھی آپ کا حال معلوم کرنے گئے تھے۔ آج جناب ایم۔ ایم۔ احمد کی عیادت کے لئے بیسیوں لوگ گئے جن میں اعلیٰ سول اور فوجی حکام بھی شامل تھے۔ کئی افسروں نے بذریعہ تار بھی حال دریافت کیا۔ پرسوں سابق فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے بھی جناب ایم۔ ایم۔ احمد کا حال پوچھا تھا اور ان کی تندرستی کے لئے دعا کی تھی۔ سابق صدر کا پیغام ان کے داماد میاں گل جہاں زیب لے کر گئے تھے۔ جن اعلیٰ سول اور فوجی حکام نے بذریعہ تار اور ٹیلی فون پر جناب ایم۔ ایم۔ احمد کا حال پوچھا اور صحت کی دعا کی ہے ان میں گورنر سرحد لیفٹیننٹ جنرل کے ایم اظہر خان، پاک بحریہ کے کمانڈر انچیف

(باقی صہ ۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

الہام ایک روشن چراغ ہے جو تاریکی میں عقل کی راہ نمائی کرتا ہے

سچی سکینت اور قلبی اطمینان محض عقل سے نہیں بلکہ الہام کی مدد سے ہی حاصل ہو سکتا ہے

"ہر ایک آدمی چونکہ عقل سے مدارج یقین پر نہیں پہنچ سکتا۔ اس لئے الہام کی ضرورت پڑتی ہے۔ جو تاریکی میں عقل کیلئے ایک روشن چراغ ہو کر مدد دیتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے فلاسفر بھی محض عقل پر بھروسہ کر کے حقیقی خدا کو نہ پا سکے چنانچہ افلاطون جیسا فلاسفر بھی مرتے وقت کہنے لگا۔ کہ میں ڈرتا ہوں۔ ایک بُت پر میرے لئے ایک مُرغا ذبح کرو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوگی۔ افلاطون کی فلاسفی۔ اس کی دانائی اور دانشمندی اُس کو وہ سچی سکینت اور اطمینان نہیں دے سکی جو مومنوں کو حاصل ہے (یہ خوب یاد رکھو۔ کہ الہام ...... قلبی اطمینان اور دلی استقامت کے لئے اشد ضروری ہے میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے عقل سے کام لو۔ اور یہ یاد رکھو کہ جو عقل سے کام لیگا۔ اسلام کا خدا اُسے ضرور ہی نظر آجائے گا۔ کیونکہ درختوں کے پتے پتے پر اور آسمان کے اجرام پر اس کا نام بڑے جلی حرفوں میں لکھا ہوا ہے۔ لیکن بالکل عقل ہی کے تابع نہ بن جاؤ۔ تاکہ الہام الٰہی کی وقعت کو نہ کھو بیٹھو۔ جس کے بغیر نہ حقیقی تسلی اور نہ اخلاق فاضلہ نصیب ہو سکتے ہیں۔ برہمو لوگ بھی شانتی اور سچا نُور نجات کا حاصل نہیں کر سکتے۔ اس لئے کہ وہ الہام کی ضرورت کے قائل نہیں۔ ایسے لوگ جو عقل کے بندے ہو کر الہام کو فضول قرار دیتے ہیں۔ عقل سے بھی کام نہیں لیتے قرآن کریم میں اُن لوگوں کو جو عقل سے کام لیتے ہیں اُولوالالباب فرمایا ہے۔ ....

پھر اس کے آگے فرمایا ہے۔ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ الآیہ (ع) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دوسرا پہلو بیان کیا ہے۔ کہ اولوالالباب اور عقل سلیم بھی وہی رکھتے ہیں جو اللہ جلشانہٗ کا ذکر اُٹھتے بیٹھتے کرتے ہیں۔ یہ گمان نہ کرنا چاہیئے کہ عقل و دانش ایسی چیزیں ہیں جو یونہی حاصل ہو سکتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل
صہ ۶۵ - ۶۶)

چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیّت

احباب جماعت کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہیئے کہ چندہ جلسہ سالانہ ایک لازمی چندہ ہے جس کی شرح ماہوار آمد کا کم از کم دسواں حصہ یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ ہے۔ اس چندہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء کے موقع پر فرمایا:-

"چندہ جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہی شروع ہے بعض دوستوں نے غلطی سے یہ سمجھا ہے کہ یہ چندہ عام کا ہی ایک حصہ ہے جسے الگ کر دیا گیا ہے حالانکہ مجھے ایک مثال بھی ابھی یاد نہیں جب چندہ جلسہ سالانہ کے لئے الگ تحریک نہ کی گئی ہو۔ تو یہ چندہ نہایت ہی پرانے چندوں میں سے ہے .... پس جہاں میں سب کمیٹی کی یہ تجویز منظور کرتا ہوں کہ آئندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا وہاں بجائے پندرہ فیصدی کے میں دس فیصدی مقرر کرتا ہوں۔"

پس عہدیداران جماعت کو اس امر کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے کہ چندہ عام و حصہ آمد کے ساتھ ساتھ اس اہم چندہ، چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی بھی ہوتی رہے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۸ ؍ تبوک ۱۳۵۰ ہش

"انتہائی تیز رفتار دینی و اخلاقی زوال"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرض خواہ کتنا ہی مزمن اور بظاہر کتنا ہی مہلک کیوں نہ ہو اگر اس کا کوئی آزمودہ علاج اور ماہر طبیب موجود ہو تو بالآخر اس مرض کے دور ہونے اور مریض کے جانبر ہونے کی آس قائم رہتی ہے۔ لیکن اگر کوئی آزمودہ علاج سرے سے موجود ہی نہ ہو اور اگر موجود ہو لیکن کوئی بھی طبیب اس سے استفادہ کی اہلیت نہ رکھتا ہو۔ تو پھر دنیوی سہارے یکسر منقطع ہو جانے کے بعد سوائے اس کے اور کوئی سہارا باقی نہیں رہتا کہ خدا تعالیٰ جسے سب قدرت حاصل ہے اور جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں معجزانہ طور پر شفا عطا فرمائے۔ ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ جن مریضوں کو معالج سراسر لاعلاج قرار دے کر مکمل مایوسی اور بے چارگی کا اظہار کر دیتے ہیں خدا تعالیٰ ایسے کالمیت مریضوں کو اپنی معجزنمائی سے شفا دے دیتا ہے حتیٰ کہ خود معالج بھی ایسے نیم جان مریضوں میں زندگی کی نئی روح کو عود کرتا دیکھ کر ورطۂ حیرت میں پڑے بغیر نہیں رہتے۔

آج دنیا میں بالعموم امت مسلمہ کی حالت بھی ایسے ہی جاں بلب مریض کی سی ہو چکی ہے۔ دینی و اخلاقی، تمدنی و معاشرتی اور معاشی و سیاسی انحطاط اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ خود مسیحائی کا دم بھرنے والے صاحبان علم و فضل ایک صدی کی جان توڑ کوششوں کے باوجود زوال و انحطاط کی اس کیفیت کو روکنے اور اسے ازسرنو ترقی کی شاہراہ پر گامزن کرنے سے یکسر عاجز آ چکے ہیں اور لے دے کے ناکامی اور مایوسی کے اعتراف کے سوا اب ان کے پاس اور کوئی چارۂ کار باقی نہیں رہ گیا ہے چنانچہ آئے دن اس قسم کے اعترافات سننے اور پڑھنے میں آتے رہتے ہیں۔ اسی نوعیت کا ایک تازہ ترین اعتراف ماہنامہ البلاغ کراچی بابت ستمبر ۱۹۷۱ء کا وہ اداریہ ہے جو "دارو کوئی سوچ اپنی پریشاں نظری کا" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے۔ فاضل مدیر نے اپنے اس مقالۂ افتتاحیہ کا آغاز ان الفاظ سے کیا ہے:۔

"یوں تو ہر زمانہ کے لوگ ہمیشہ اپنے حال کو ماضی سے بدتر قرار دیتے آئے ہیں اور ایسا بہت کم ہوا ہے کہ لوگوں نے اپنے زمانہ کو دینی اور اخلاقی معیار کے لحاظ سے ماضی سے بہتر قرار دیا ہو۔ بحیثیت مجموعی یہ ایک حقیقت بھی ہے کہ عہد رسالت ؐ اور عہد صحابہؓ کے بعد ہر آنے والا دور پہلے کے مقابلہ میں کچھ پستیاں ہی لے کر آیا ہے لیکن جس دور سے ہم گزر رہے ہیں اس میں دینی اور اخلاقی زوال کی رفتار اتنی تیز اور ماضی سے اس کے فاصلے اتنے زیادہ ہیں کہ شاید تاریخ میں پہلے کبھی ایسا نہ ہوا ہو۔

حدیث میں ہے کہ قیامت سے پہلے ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ اس میں سال مہینوں کی اور مہینے ہفتوں کی رفتار سے گزریں گے۔ آج ہماری نگاہیں اس نبوی پیشگوئی کو حرف بحرف پورے ہوتا دیکھ رہی ہیں۔ اب معاشرہ زوال کی طرف اس تیزی سے جا رہا ہے کہ سالوں کی مسافت مہینوں اور ہفتوں میں طے ہو جاتی ہے۔ جن انقلاب کے لئے پہلے صدیاں درکار تھیں اب وہ دیکھتے ہی دیکھتے رونما ہو جاتا ہے اور آج کے ماحول کا صرف دس پندرہ سال پہلے کے حالات سے موازنہ کیجئے تو زندگی کے ہر شعبہ میں کایا ہی پلٹی نظر آتی ہے۔

یہ تیز رفتار دینی و اخلاقی زوال سالہا سال سے ہمارے مقالوں، تقریروں، مذاکروں اور نشستوں کا موضوع بنا ہوا ہے، بے شمار جماعتیں، انجمنیں اور تنظیمیں اس پر بند باندھنے کا مقصد لے کر اٹھ رہی ہیں لیکن ان ساری کاوشوں کے باوجود نہ صرف یہ کہ زوال میں کمی نہیں آتی بلکہ اس کی رفتار ہر لحظہ بڑھ رہی ہے۔"

(ماہنامہ البلاغ کراچی بابت ستمبر ۱۹۷۱ء ص۳)

فاضل مدیر نے اپنے اس اعتراف میں تین باتوں پر خاص زور دیا ہے:۔

اوّل: موجودہ زمانہ میں امت مسلمہ کا دینی و اخلاقی انحطاط اتنا زیادہ بڑھ چکا ہے کہ تاریخ میں اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔

دوم:۔ اس دینی و اخلاقی انحطاط کی رفتار نہ صرف یہ کہ کم نہیں ہو رہی بلکہ اس میں ہر لحظہ اضافہ ہوتا ہی چلا جا رہا ہے

سوم: اس زوال و انحطاط کو روکنے کی آج تک جتنی بھی انسانی کوششیں بروئے کار لائی گئی ہیں وہ سب ناکام ثابت ہوئی ہیں اور برابر ہو رہی ہیں۔

یہ صورت حال اس امر پر دال ہے کہ زوال و انحطاط کی یہ کیفیت اس مہلک مرض کے مشابہ ہے جس کے علاج سے بزعم خود ماہر طبیب عاجز ہیں۔ نسخہ موجود ہونے کے باوجود وہ اس کے صحیح استعمال سے عاری ہو چکے ہیں جبھی تو وہ تاثیر منصۂ شہود پہ نہیں آ رہی جس کا یہ نسخہ حامل ہے ان کی تمام تر کوششیں اور کاوشیں اس ضرب المثل کی آئینہ دار ثابت ہو چکی ہیں اور ہو رہی ہیں کہ ع
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ تمام انسانی اور دنیوی سہارے منقطع ہو جانے کے بعد ایک ہی آسرا باقی رہ جاتا ہے کہ شافی مطلق خود اپنے دست قدرت سے معجزانہ طور پر شفا عطا فرمائے۔ سو اس شافی مطلق نے جس نے اپنے اس آخری دین کو قیامت تک کے واسطے آج سے چودہ سو سال پیشتر قائم فرمایا تھا اور اس کی طرف منسوب ہونے والی خیر امت کو جس نے قیامت تک کے واسطے بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے کھڑا کیا تھا۔ اس دین اور اس امت کو انسانی کوششوں کے ناکام ہونے پر ازخود شفا سے ہمکنار کرنے کا آج سے ۸۲ سال قبل ہی انتظام فرمایا اور اس شان سے فرمایا کہ صدیوں کے بگڑے ایک نظر میں سدھر گئے۔

اللہ تعالیٰ نے خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق خود آپؐ ہی کے فرزند جلیل کی شکل میں اپنے پاس سے ایک طبیب روحانی کو مبعوث فرمایا جس نے اپنے آقا و مطاع حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بے مثال و لازوال قوت قدسیہ سے فیضیاب ہو کر تلاوت آیات، تزکیۂ نفوس، اور تعلیم کتاب و حکمت کا فریضہ اس قدر مہتم بالشان طریق پر ادا کیا کہ اسلام ازسرنو زندہ ہو کر ایک دنیا کو اپنی زندگی کا ثبوت دینے لگا اور دنیا کے تمام دیگر مذاہب اس کے مقابلہ سے عاجز آ گئے۔ وہ کیوں نہ احیاء اسلام کا انتظام فرماتا جبکہ اس نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ زوال امت کی ہی خبر نہیں دی تھی جس کا ذکر مدیر "البلاغ" نے بھی اپنے اداریہ میں کیا ہے بلکہ اس نے مسیح موعود کے ذریعہ اسلام کے ازسرنو احیاء کی بھی بشارت دی تھی اور اسلام کے آخری دور کے متعلق یہاں تک آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان فیض ترجمان سے کہلوایا تھا کہ لَا یُدْرٰی اَوَّلُھَا خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُھَا۔ چنانچہ آج آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسی موعود فرزند جلیل کی قائم کردہ جماعت کی مجاہدانہ کوششوں کے ذریعہ اسلام چار دانگ عالم میں پھیل رہا ہے اور برابر پھیل رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ظاہر بین کو لرزہ براندام کرنے والی ان مایوسیوں کی عالمگیر تاریکی میں بھی اس جماعت کے ساتھ وابستہ ہر قلب مومن کے لئے فتح و اقبال کی روشنیاں برابر چمک رہی ہیں اور طلوع صبح کا وقت قریب سے قریب تر آتا جا رہا ہے۔

پس ضرورت اس امر کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جس فرزند جلیل کو طبیب روحانی کے طور پر مبعوث فرمایا ہے اور اس امت کی اصلاح کے لئے اس نے جو طریق علاج خود تجویز کیا ہے اسے دل و جان سے قبول اور اس کی ہدایات پر عمل کیا جائے۔ اصلاح احوال کے اس واحد راستہ کو چھوڑ کر جو کوششیں بھی کی جائیں گی اور جو مساعی بھی بروئے کار لائی جائیں گی وہ بے نتیجہ رہیں گی اور ماضی میں بھی ایسی تمام کوششیں اور مساعی اسی لئے بے نتیجہ ثابت ہوتی رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو ہی وقت کے اس سب سے اہم تقاضے کو سمجھنے اور اسے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دعائیہ فہرست میں شامل ہوں

ایسی جماعتیں جو [illegible] ۱۳۵۰ ہش تک اپنا چندہ تحریک جدید سو فیصدی وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں گی۔ ان کی فہرست دعا کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں پیش کی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ عہدیداران جماعت کی خدمت میں التماس ہے اپنی جماعت کا وعدہ سو فیصد وصول کر کے مرکز میں ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(قائم مقام وکیل المال تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گساؤ (نائیجیریا) میں

نصرت جہاں سکیم کے ماتحت کھلنے والے پہلے سکول کا افتتاح

کمشنر آف ایجوکیشن کے مستقل سیکرٹری، سرکاری حکام، سیکنڈری سکولوں کے پرنسپل صاحبان

اور سلطان آف سکوٹو کے نمائندہ کی شرکت

مہمانِ خصوصی کمشنر آف ایجوکیشن کا خطاب

(مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری مبلغ انچارج نائیجیریا)

فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول گساؤ "نصرت جہاں سکیم" کے ماتحت نائیجیریا میں کھلنے والے سکولوں میں سے پہلا سکول ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے تاریخی سفر مغربی افریقہ پر نائیجیریا میں وارد ہوئے تو ریڈیو پر خبریں سنتے ہوئے اچانک حضور کے کانوں میں کچھ اس قسم کے الفاظ پڑے کہ ہماری ریاست اس وقت تعلیمی بحران سے دوچار ہے اور یہ کہ ہم اس بحران کو دور کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں ۔۔۔۔ یہ الفاظ نائیجیریا کی شمالی مغربی ریاست کے گورنر جناب عثمان فاروق کے تھے جو انہوں نے لیگوس پہنچکر اخباری نمائندوں سے کہے تھے حضرت اقدس اس تقریب کو تائید غیبی سمجھکر اپنے روحانی بیٹے برادرم وزیری عبدو صاحب جنہیں چند روز قبل ہی حضور کے دست مبارک پر بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا تھا کو گورنر موصوف کے پاس یہ پیغام دے کر بھجوایا کہ ہماری جماعت اس بحران کو دور کرنے میں آپ کی مدد کرنے کے لئے تیار ہے بشرطیکہ آپ ہمیں اس بارے میں ہر ممکن سہولت بہم پہنچائیں یہ امر قابل ذکر ہے کہ "نصرت جہاں سکیم" کا آغاز نائیجیریا سے ہی ہوا تھا اور صرف ایک دن قبل حضور نے نائیجیریا جماعت کے نمائندگان کے سامنے سولہ ثانوی سکول کھولنے کا اعلان فرمایا تھا۔ گورنر نے نہ صرف اس تجویز کا پرجوش خیر مقدم کیا بلکہ ہر امداد بہم پہنچانے کا وعدہ کیا یہ حسن اتفاق ہے کہ گورنر عثمان فاروق برادرم وزیری عبدو صاحب کے ہم مکتب رہ چکے ہیں اور انہیں اچھی طرح جانتے ہیں۔ چنانچہ حضرت اقدس کی موجودگی میں ہی رسمی طور پر ایک درخواست گورنمنٹ شمالی مغربی ریاست کو بھجوادی گئی۔ جس میں حضرت اقدس کی طرف سے ان کی ریاست میں چار ثانوی سکول کھولنے کی پیشکش کی گئی۔ یہ آغاز تھا اس عظیم الشان سکیم کا جو اب سارے مغربی افریقہ میں تعلیمی و طبی مراکز قائم کرنے کی نمایاں خدمت انجام دے رہی ہے ۔۔

گساؤ کے مقام کی اہمیت

شمال مغربی ریاست (جو قریباً سو فیصدی ہاؤسا اور فلانی مسلمان قبائل پر مشتمل ہے) کا صدر مقام سکوٹو ہے جو قدیم اور تاریخی شہر ہونے کے علاوہ حضرت عثمان بن فودی" جو اس علاقہ کے انیسویں صدی کے مجدد گذرے ہیں کا مدفن ہے۔ گساؤ (جو لیگوس سے ۷۵۰ میل شمال کی جانب اور سکوٹو سے ۱۳۰ میل جنوب کی جانب اس شاہراہ پر واقع ہے جو سکوٹو کو نائیجیریا کے دوسرے بڑے شہروں سے ملاتی ہے۔ سکوٹو) بہت بڑا صنعتی مرکز ہونے کے علاوہ فضائی مستقر بھی ہے۔ ثانوی سکول کے لئے گساؤ کا انتخاب کئی ایک اعتبار سے کیا گیا۔ ایک تو یہ کہ سکوٹو جہاں پہلے ہی کافی سکول اور کالج موجود ہیں کے بعد یہ شمالی حصہ ریاست میں دوسرا بڑا قصبہ ہے۔ دوسرے اب تک یہاں صرف ایک ثانوی سکول قائم تھا۔ جو کیتھولک عیسائی مشن نے دو سال قبل کھولا تھا۔ اور ضرورت تھی کہ مسلمان بچوں کو عیسائیت کے اثر سے پاک رکھنے کے لئے ہم وہاں کوشش کریں تیسرے مرکزی حکومت کے اقتصادی ترقیات کے کمشنر جناب الحاجی یحییٰ گوساؤ یہیں کے رہنے والے ہیں جو ایک دیندار مسلمان ہونے کے علاوہ ہماری اسلامی خدمات کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

سکول کی تجویز اپنے تمام عبوری مراحل سے گذرنے کے بعد منظوری کی آخری حدود تک پہنچ چکی تھی۔ حکومت کی طرف سے چالیس ایکڑ کا قطعہ اراضی اس کے لئے مخصوص ہو چکا تھا۔ حکومت کے افسران نے جس خوش دلی اور خوش اسلوبی سے جملہ کارروائی سرانجام دی وہ قابل صد ستائش ہے۔ چونکہ گساؤ میں ہماری کوئی جماعت نہ تھی نہ ہی کوئی اور واقفیت اسلئے سکوٹو میں برادرم عبدالمجید صاحب بھٹی کی خدمات حاصل کی گئیں جنہوں نے نہ صرف مقامی طور پر کاغذات کی تکمیل کے سلسلے میں ہر ممکن کوشش کی بلکہ گساؤ میں ایک ایسے دوست کا پتہ دیا جو سکول کے اجراء کے لئے تمام ابتدائی مراحل طے کرنے میں بہت مفید ثابت ہوئے چنانچہ پہلا داخلے کا امتحان انہی کی وساطت اور انتظام سے انجام پایا۔ اسی طرح سکول کے لئے عارضی عمارت کے حصول میں کامیابی بھی انہی کی مرہون منت ہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

داخلہ کا پہلا امتحان

داخلے کے پہلے امتحان کے لئے خاکسار نومبر ۱۹۷۰ء میں کانو سے گساؤ پہنچا۔ بہت تھوڑے طلباء اس امتحان میں شامل ہوئے اور ان میں سے بہت کم داخلے کے قابل قرار پائے۔ دوسرے داخلے کے امتحان کے لئے کانو سے برادرم رفیق احمد ثاقب پرنسپل فضل عمر احمدیہ سیکنڈری سکول کانو اور سکوٹو سے برادرم عبدالمجید بھٹی پرنسپل احمدیہ ایلو اکاڈمی کو بھجوایا گیا۔ طلبہ کے انٹرویو کے دوران ایک عجیب بات یہ دیکھنے میں آئی کہ طالبات کسی سوال کا جواب نہ دیتی تھیں۔ جیسے انکے مونہوں میں زبان ہی نہ ہو۔ معلوم ہوا کہ ان کے والدین نے انہیں ہدایت کر رکھی ہے کہ وہ انٹرویو کے وقت بالکل خاموش رہیں۔ تا وہ سکول میں داخل نہ ہونے پائیں کیونکہ ان کے خیال میں لڑکیوں کا زیادہ تعلیم حاصل کرنا خطرناک ہے یہ خیال اس تلخ تجربے کی پیداوار ہے جو مسلمان والدین کو عیسائی اداروں میں اپنے بچوں کو تعلیم دلوانے کے نتیجے میں حاصل ہوا کہ جب وہ تعلیم سے فارغ ہوئے تو یا وہ عیسائی ہو چکے تھے یا عیسائیت سے اتنا متاثر کہ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے میں عار محسوس کرتے تھے۔ یہ کیفیت ابھی تک ملک بھر میں بلکہ سارے مغربی افریقہ میں قائم ہے اگرچہ اب مسلمانوں کی بیداری کے نتیجے میں آہستہ آہستہ کم ہوتی جارہی ہے

بعض پیش آمدہ مشکلات

ابھی تک ہمیں ایک کلاس کی تعداد کے برابر بمشکل طلبہ ملے تھے تاہم سکول جاری ہو سکتا تھا۔ حکومت کی منظوری حاصل ہو ہی چکی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر ۱۵ مارچ ۱۹۷۱ء کو سکول کھلنے کا اعلان کر دیا گیا۔ ادھر ایک مشکل یہ پیش آئی کہ منظور شدہ اساتذہ ابھی تک پاکستان سے نہیں پہنچ پائے تھے یہ مشکل اللہ تعالیٰ نے یوں حل فرمائی کہ کانو سیکنڈری سکول کا سٹاف پہلی ٹرم کی تعطیلات میں گساؤ میں آکر کام کرنے کے لئے تیار ہو گیا۔ چنانچہ پہلے برادرم رفیق احمد ثاقب وہاں پہنچے اور رہائش، خورد و نوش اور ٹرانسپورٹ کی جملہ مشکلات کو بخوشی برداشت کرتے ہوئے کئی دن وہاں ٹھہرے اس کے بعد برادرم احتشام النبی صاحب ان کی جگہ پہنچ گئے۔ ایک کلاس یعنی فارم ون (Form I) جاری ہو چکی تھی۔ اسی اثنا میں پاکستان سے برادرم محمد اسمٰعیل صاحب وسیم کے پہنچنے پر سٹاف کی ضرورت پوری ہو گئی۔ خاکسار نے انہیں لکھا کہ دوسرا سیکشن جاری کرنے کے لئے ایک داخلے کا امتحان منعقد کیا جائے جس کے نتیجے میں اب کافی تعداد میں طلبہ اور طالبات مل گئیں۔ ایک سبب یہ بھی تھا کہ ہمارے سکول کی شہرت اب مسلمان والدین اور طلبہ میں اچھی خاصی دلچسپی پیدا کرنے لگی۔ اور تعلیم کا بھیانک تصور جو عیسائی اداروں کی وجہ سے ان کے دلوں میں موجود تھا اب آہستہ آہستہ دور ہونے لگا۔ لڑکیوں کا لباس جو پاکستانی لباس کی طرز پر آستینوں والی قمیص سلوار اور دوپٹے پر مشتمل تجویز کیا گیا تھا۔ مسلمان گھرانوں میں اکثر موضوع بحث بن چکا تھا یہاں تک کہ خود عیسائی والدین بھی اسے بنظر تحسین دیکھنے لگے ایک اخبار نویس نے اس لباس کا فوٹو دیتے وقت اسے "حیاء کا بہترین نمونہ" قرار دیا۔

افتتاحی تقریب کے انتظامات

مغربی تعلیم اور بالخصوص عیسائی سکولوں میں دی جانے والی مغربی تعلیم کا خوفناک تصور دور کرنے کے لئے ابھی کچھ اور کوشش کی ضرورت تھی۔ اس غرض کے لئے خاکسار نے سکول کی افتتاحی تقریب منعقد کئے جانے کی تجویز کی۔ برادرم وسیم صاحب نے اس سے پوری طرح اتفاق

کرتے ہوئے اس سلسلہ میں کوشش شروع کر دی۔ طلبہ اور طالبات کی یونیفارم تیار کروائی گئیں۔ قرآن کریم اور حدیث میں سے دعائیں یاد کروائی گئیں۔ بلکہ صبح کی اسمبلی میں سورۃ فاتحہ اور مسنون دعائیں روزانہ باقاعدگی سے دہرائی جاتی ہیں۔ طلبہ کو تقریروں کی مشق کرائی گئی۔ ان کے نکھنے پر کہ وہ اب افتتاح کے لئے تیار ہیں۔ خاکسار نے ۸ ؍ جولائی کی تاریخ مقرر کر کے انہیں افسران بالا سے رابطہ پیدا کرنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ برادرم وسیم صاحب سکوٹو جا کر سیکرٹری ملٹری گورنمنٹ جناب الحاجی عبداللہ کوڑے محمد اور کمشنر تعلیم جناب الحاجی ابراہیم گساؤ سے ملے۔ مؤخر الذکر نے افتتاح کی صدارت کو بخوشی قبول کر لیا۔ مقامی طور پر گساؤ کے چیف جو سرکن کوڈو (رئیس قطر جنوبی) کے نام سے مشہور ہیں اور دیگر حکومت کے افسران سے رابطہ پیدا کیا گیا۔ دعوت نامے چھپوا کر کم و بیش پانچصد افراد میں تقسیم کئے گئے۔

افتتاح کے دن سکول کی عارضی عمارت کو جو انصار دین سوسائٹی کے پرائمری سکول کا حصہ ہے رنگین جھنڈیوں اور قطعات سے مزین کیا گیا۔ پنڈال میں بارش اور دھوپ کے ڈر سے ترپال لگوا کر ان سے شامیانوں کا کام لیا گیا جو از خود ایک اچھا خاصا کام تھا خصوصاً اس صورت میں کہ یہاں شامیانوں کا رواج نہیں چونکہ یہ سب چیزیں مقامی لوگوں کے لئے نئی بلکہ عجوبہ تھیں اس لئے اکثر کام وسیم صاحب کو خود ہی کرنے پڑے اور حکومت جو کام سینکڑوں پونڈ خرچ کر کے کرتی ہے وہ انہوں نے چند پونڈ سے لے کر بعض صورتوں میں بلا قیمت کروا لئے۔ مشروبات کا انتظام مقامی طور پر اور اشیاء خوردنی از قسم بسکٹ۔ کیک وغیرہ کا کانو سے کیا گیا۔

خاکسار افتتاح میں شمولیت کی غرض سے لیگوس سے کانو اور وہاں سے برادرم ثاقب صاحب اور مقامی مبلغ معلم ابراہیم بیچی کی معیت میں گساؤ پہنچا۔ نائیجیریا جماعت کے جنرل سیکرٹری برادرم احمد رفاعی اڈوبے بھی خاکسار کے ہمراہ تھے۔ مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب جو پاکستان جانے کی تیاری میں مصروف تھے خود تو شامل نہ ہو سکے مگر انہوں نے اپنی بڑی گاڑی ۱۸۰ میل سفر کے لئے بھیج دی۔ سکوٹو سے برادرم عبدالمجید صاحب بھٹی اور چوہدری حمید احمد صاحب بھی پہنچ گئے۔

گساؤ میں پہنچ کر معلوم ہوا کہ کمشنر صاحب تعلیم اپنے پرمانٹ سیکرٹری جناب الحاجی محمد بیلو کے ساتھ رات کو ہی پہنچ چکے ہیں۔ دوسرے دن ساڑھے دس بجے کا وقت افتتاح کے لئے مقرر تھا طلبہ۔ طالبات اور ان کے والدین کے علاوہ شہر کا معزز طبقہ اچھی خاصی تعداد میں موجود تھا۔ سیکنڈری سکولوں کے اساتذہ اور پرنسپل۔ سرکاری محکموں کے حکام۔ عیسائی اداروں سے سربراہ سبھی آئے ہوئے تھے۔ سرکن کوڈو الحاج سلیمان اپنے تیس سرداروں کے ساتھ آیا ہوا تھا سلطان آف سکوٹو خود تو نہ آ سکے مگر انہوں نے اپنی کونسل کے ایک ممبر کو جو اتفاق سے ان کا اپنا صاحبزادہ ہی ہے اپنی نمائندگی کرنے کے لئے بھجوایا۔ اسی طرح مسٹر انگولو پرنسپل سکول آف بیسک سٹڈیز احمد بیلو یونیورسٹی زاریہ بھی شامل ہوئے۔

افتتاحی تقریب کا انعقاد

افتتاح کی تقریب کمشنر صاحب تعلیم جناب الحاجی ابراہیم گساؤ کی صدارت میں تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ جو سکول کے ایک طالب علم نے کی۔ اس کے بعد سکول کے ایک ٹیچر نے معزز مہمانوں کا تعارف کرایا۔ ایک اور طالب علم نے سورۃ فاتحہ کی تلاوت اور مسنون دعائیں دہرائیں۔ چار طلبہ نے مختلف موضوعات پر مقالے پڑھے جن میں سے ایک طالبہ مس ذکرت بشیر کو اول انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ اس انعامی مقابلے کے بعد پرنسپل سکول برادرم محمد اسمٰعیل صاحب وسیم نے آنریبل کمشنر کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں بتایا کہ یہ سکول حضرت امام جماعت احمدیہ کی اعلان فرمودہ نصرت جہاں سکیم کے ماتحت کھلنے والے سکولوں میں سے پہلا سکول ہے۔ سکول کی غرض و غایت، موجودہ صورت حال مستقبل کا پروگرام اور ابتداء میں پیش آنے والی مشکلات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے حکومت سے تعاون کی اپیل کی۔ ایڈریس کے جواب میں آنریبل کمشنر نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا کہ ایک مسلمان ادارہ تعلیمی میدان میں ان کا ہاتھ بٹانے کے لئے آگے آیا ہے۔ انہوں نے ذکر کیا کہ ان کی ریاست میں کل ۲۹ ثانوی سکول ہیں جن میں سے ۱۶ پرائیویٹ اداروں کی طرف سے کھولے گئے ہیں اور یہ کہ احمدیہ مشن وہ پہلا مسلمان ادارہ ہے جو ان کی ریاست میں ثانوی سکول کھول رہا ہے۔ انہوں نے ابتدائی مشکلات پر صبر و استقلال کے ساتھ قابو پانے کی تلقین کرتے ہوئے حکومت کی طرف سے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

آخر میں خاکسار نے اپنی تقریر میں طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ علم کا سرچشمہ خدا تعالےٰ کی ذات ہے۔ سچا اور صحیح علم اسی کی طرف سے آتا اور اسی ہستی کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جتنے بڑے بڑے سائنسدان اور ماہرین علوم ہوئے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی ہستی کا اقرار کئے بغیر نہیں رہ سکے اس امر کی دلیل کہ علم واقعی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہی آتا ہے یہ ہے کہ شروع میں تمام علوم صنعت و حرفت بلکہ اشیاء کے نام اور زبان کے قواعد تک خدا تعالےٰ کی طرف سے براہ راست بذریعہ انبیاء دنیا کو سکھائے گئے۔ بعد میں جب انسانی دماغ نے ترقی کی تو براہ راست راہنمائی کی ضرورت نہ رہی بلکہ وحی خفی کے ذریعے انسان کی راہنمائی کی جاتی رہی۔ جیسا کہ بہت سی اہم ایجادات اور سائنسی انکشافات حادثاتی طور پر انسان پر ظاہر ہوئے جن کے پس پردہ ایک مدبر بالارادہ ہستی کے وجود کا پتہ ملتا ہے۔ اور آخر میں قرآن کریم کی کامل اور آخری وحی کے ذریعے انسان کو آئندہ ظاہر ہونے والے علوم بتلائے گئے جن میں سے کچھ تو ظہور میں آ چکے ہیں اور کئی ایک ابھی تک سربستہ راز ہیں جو آئندہ اپنے اپنے وقتوں پر ظاہر ہوں گے۔ اس لئے علم کے میدان میں صحیح راہنمائی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس سرچشمہ علوم کی طرف رجوع کیا جائے اور اس کے ساتھ تعلق بڑھایا جائے۔

اس تقریب کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضرین پر نہایت عمدہ اثر ہوا جس کا پتہ ان تاثرات سے چلتا ہے جو بعد میں کئی ایک دوستوں نے اپنے اپنے رنگ میں بیان کئے

تقریب کے اختتام سے پہلے نائیجیریا کا قومی ترانہ طلبہ اور طالبات نے اکٹھے کھڑے ہو کر گایا۔ جس کے بعد صاحب صدر کے ارشاد پر خاکسار نے خاموش دعا کروائی اور اس طرح پر یہ مبارک تقریب نہایت خیر و خوبی کے ساتھ انجام پذیر ہوئی۔

اس دن کا دوپہر کا کھانا پرنسپل کی طرف سے آنریبل کمشنر کو پیش کیا گیا تھا۔ چنانچہ وہ اور ان کے پرمانٹ سیکرٹری وقت معینہ پر تشریف لائے۔ کھانا ایک پاکستانی دوست نے اپنے گھر پر تیار کر کے بھجوا دیا۔ کھانے کے دوران کمشنر صاحب نے کئی بار اور مختلف پیرایوں میں ہماری کوششوں پر خوشی کا اظہار کیا اور ایسے عناصر کی پرواہ نہ کرتے ہوئے جو رستے میں حائل ہونے کی کوشش کریں گے۔ قدم آگے بڑھاتے جانے کا مشورہ دیا۔

تقریب کی کارروائی حکومت کے بلیٹن میں تفصیل کے ساتھ شائع ہونے کے علاوہ تین چار بار شمالی علاقہ کے ریڈیو پر نشر ہوئی۔ نیز ملک کی دو بڑی اخباروں نے تصویروں کے ساتھ اس کارروائی کو شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ گوکھووال ضلع لائلپور کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ

۲۷ ظہور مطابق ۲۷ ؍ اگست ۱۹۷۱ء کو چک ۲۷۶ ؍ ر ب گوکھووال ضلع لائلپور میں جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا جس میں مقامی جماعت کے علاوہ گوجرہ، سرشمیر روڈ۔ چک ۵۸۔ چک ۸۹ رتن۔ پکا انارہ۔ چک ۹۴ ؍ ج ب اور چک ۲۷۵ کرتار پور کے احمدی احباب نے بھی شرکت فرمائی۔ یہ جلسہ رات نو بجے سے شروع ہو کر رات کے ۱۲½ بجے تک جاری رہا۔ جلسہ کے پہلے حصہ کی صدارت کے فرائض محترم مربی سلسلہ ضلع لائلپور قریشی سعید احمد اظہر صاحب اور دوسرے حصہ کی صدارت کے فرائض محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے انجام دیئے۔

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر محترم مرزا نصیر احمد صاحب مربی سلسلہ مقیم گوکھووال۔ قریشی سعید احمد صاحب اظہر۔ صوفی علی محمد صاحب معلم وقف جدید اور آخر میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے تقاریر فرمائیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ اس جلسہ میں سینکڑوں غیر از جماعت افراد اور مستورات نے بھی شرکت کی اور دلچسپی سے تقاریر کو سنا۔ آخر میں پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم چوہدری محمد دین صاحب زعیم انصار اللہ مقامی نے مہمانوں اور مقررین کا شکریہ ادا کیا اور اجتماعی دعا پر جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔ باہر سے آنے والے مہمانوں کے قیام اور طعام کا انتظام جماعت کی طرف سے کیا گیا تھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے نیک اثرات مرتب فرمائے اور ہماری اس حقیر کوشش کو قبول فرمائے۔

صدر جماعت احمدیہ چک ۲۷۶ گوکھووال ضلع لائلپور

شکریہ احباب

میرے بھائی جان اعجاز احمد اور میرے بھانجے عزیزم ظفر احمد کے اچانک وفات پا جانے پر بہت سے احباب جماعت نے ہمارے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے بہت سی بہنوں نے اور بھائیوں نے تعزیتی تار اور خطوط ارسال کئے ہیں میں اپنے خاندان کی طرف سے ان سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا کرے۔ آمین

حمیدہ نانہ ملک چکوال حال ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے ایف اے، ایف ایس سی کے سالانہ نتائج

تعلیم الاسلام کالج ربوہ ضلع جھنگ ایسے پسماندہ علاقہ میں سب سے پہلا ڈگری اور پوسٹ گریجوایٹ کالج ہے جو بلا تفریق ملکی اور ملّی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ گزشتہ تینتیس سال کے عرصہ میں سینکڑوں کی تعداد میں یہ کالج ایسے گریجوایٹ پیدا کر کے ملک کو بہم پہنچا چکا ہے جو حکومت کے مختلف شعبہ جات میں گرانقدر خدمات سرانجام دینے میں مصروف عمل ہیں۔ ملک اور قوم کی بے لوث خدمت اس کالج کا اوّلین اصول ہے۔ یہ کالج اگرچہ جماعت احمدیہ کا تعلیمی ادارہ ہے لیکن دوسری جماعتوں اور مکتب فکر کے نونہالوں کی اپنے بچوں کی طرح تعلیم و تربیت کرنے میں کبھی بھی بخل سے کام نہیں لیا گیا یہی وجہ ہے کہ یہاں ہر سال نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون پاکستان سے بھی کافی تعداد میں بچے آکر داخلہ لیتے ہیں حتی المقدور یہی کوشش کی جاتی ہے کہ کوئی بچہ جو پڑھنے کا شوق رکھتا ہو یہاں آکر داخلے سے محروم نہ رہے یہی وجہ ہے کہ ہر سال یہاں بچوں کی بیشتر تعداد ایسی داخل ہوتی ہے جن کی تعلیمی بنیاد بالکل کمزور ہوتی ہے اور صرف پانچ فی صد کے قریب ایسی تعداد ہوتی ہے جو میٹرک اعلیٰ نمبروں میں پاس کر کے آتی ہے اس لئے اس بنیادی تعلیمی کمزوری کا کالج کے سالانہ نتائج پر اثر انداز ہونا ایک لازمی امر ہے لیکن اس کے باوجود کالج کی گزشتہ سالوں میں یہی کوشش رہی ہے اور آئندہ بھی انشاءاللہ رہے گی کہ وہ اپنے سالانہ نتائج امتیازی رنگ میں پیش کر سکے۔ سالِ رواں کے کالج کے انٹرمیڈیٹ نتائج کا خلاصہ درج ذیل ہے:۔

میڈیکل

نمبر شمار	نام	رولنمبر	حاصل کردہ نمبر
۱	محمد اسلم	۱۴۷۶۵	۵۸۰
۲	محمد پرویز اختر	۱۴۷۶۸	۵۲۵
۳	محمد خالد اقبال	۱۴۷۶۹	۶۱۱
۴	شیر علی	۱۴۷۷۰	۵۳۲
۵	جاوید الحسن	۱۴۷۷۱	۷۳۰
۶	ناصر احمد	۱۴۷۷۲	۵۲۰
۷	اقبال محمد خان	۱۴۷۷۳	۵۶۲
۸	ظفر علی خان	۱۴۷۷۵	۵۹۸
۹	اعجاز احمد	۱۴۷۷۶	۵۶۱
۱۰	شمس الدین لکھو	۱۴۷۷۷	۵۳۸
۱۱	محمد احسان چوہدری	۱۴۷۷۹	۵۵۶
۱۲	حافظ محمد حیات	۱۴۷۸۰	۵۸۷
۱۳	محمد نعیم	۱۴۷۸۲	۶۲۲
۱۴	اکبر علی	۱۴۷۸۳	۵۴۱
۱۵	فلک شیر	۱۴۷۸۴	۴۹۸
۱۶	منیر الحق انور	۱۴۷۹۰	۵۴۲
۱۷	اشفاق احمد	۱۴۷۹۹	۵۰۴
۱۸	تسلیم محمود	۱۴۸۰۰	۷۱۲
۱۹	ظہیر الحسن	۱۴۸۰۲	۴۹۰
۲۰	محمد ظفر اللہ سلیمی	۱۴۸۰۳	۶۷۳
۲۱	محمد قمر الزمان	۲۷۱۹۷	۵۵۵

نان میڈیکل

نمبر شمار	نام	رولنمبر	نمبر حاصل کردہ
۱	عبدالودود صدیقی	۱۶۵۵۹	۳۷۲
۲	دوست محمد انجم	۱۶۵۶۲	۴۹۸
۳	فضل احمد	۱۶۵۶۳	۴۶۸
۴	اختر علی	۱۶۵۷۳	۶۰۰
۵	سید انور احمد شاہ	۱۶۵۷۴	۴۸۰
۶	منصور احمد	۱۶۵۷۵	۴۸۷
۷	محمد ناصر	۱۶۵۷۶	۴۹۸
۸	صفدر علی	۱۶۵۸۱	۴۸۹
۹	الطاف احمد	۱۶۵۸۴	۴۱۱
۱۰	محمد نصر اللہ ناصر	۱۶۵۸۸	۴۶۴
۱۱	خانی منہاس	۱۶۵۹۰	۳۸۶
۱۲	ظفر محمود	۱۶۵۹۳	۵۹۴
۱۳	ارشد حسین	۱۶۵۹۴	۶۱۹
۱۴	بشیر احمد	۱۶۵۹۶	۴۳۸
۱۵	ظہیر احمد خان	۱۶۵۹۷	۶۵۷
۱۶	محمد احمد	۱۶۵۹۸	۶۰۰
۱۷	منیر الدین نعیم	۱۶۵۹۹	۶۲۹
۱۸	رانا محمد بشارت	۱۶۶۰۰	۶۰۰
۱۹	مبشر احمد	۱۶۶۰۱	۵۸۱
۲۰	محمد اشرف	۱۶۶۰۲	۵۵۰
۲۱	محمد ادریس	۱۶۶۰۳	۵۳۵
۲۲	نور احمد شاہد	۱۶۶۰۴	۷۳۱
۲۳	ملازم حسین	۱۶۶۰۵	۶۲۳
۲۴	محمد اکرم	۱۶۶۰۶	۷۱۱
۲۵	رفیق احمد	۱۶۶۰۷	۵۳۳
۲۶	جاوید اقبال	۱۶۶۰۸	۵۲۴
۲۷	عبدالواحد	۱۶۶۰۹	۴۰۶

آرٹس

نمبر شمار	نام	رولنمبر	نمبر حاصل کردہ
۱	نصیر احمد	۲۱۸۳۱	۳۷۰
۲	لطیف احمد	۲۱۸۳۹	۴۴۴
۳	عبدالسلام باسط	۲۱۸۴۱	۴۱۵
۴	صادق احمد	۲۱۸۴۷	۳۴۵
۵	منور احمد خان	۲۱۸۵۰	۴۱۶
۶	ظہیر احمد	۲۱۸۵۶	۴۱۶
۷	ذوالفقار علی	۲۱۸۷۳	۵۴۹
۸	طارق احمد بھٹی	۲۱۸۷۴	۵۳۸
۹	اللہ دیتا انیس	۲۱۸۷۵	۴۰۸
۱۰	حافظ مبارک علی	۲۱۸۷۷	۵۷۵
۱۱	مبشر احمد	۲۱۸۷۹	۵۱۴
۱۲	عبدالسلام منیر	۲۱۸۸۲	۴۱۷
۱۳	نصیر احمد سہیل	۲۱۸۸۳	۵۰۰
۱۴	نفیر حسین	۲۱۸۸۴	۴۲۲
۱۵	بشیر احمد طاہر	۲۱۸۸۵	۴۹۵
۱۶	محمد نواز	۲۱۸۸۹	۴۷۷
۱۷	عبدالجلیل ظفر	۲۱۸۹۰	۴۳۶
۱۸	رانا شیر اکبر	۲۱۸۹۱	۳۸۲
۱۹	بشارت احمد خان	۲۱۸۹۲	۴۵۷
۲۰	فاضل خان	۲۱۸۹۳	۴۰۰
۲۱	کفایت حسین	۲۱۸۹۴	۴۲۳
۲۲	محمد اشفاق	۲۱۸۹۶	۴۸۸
۲۳	محمد امیر	۲۱۸۹۷	۵۲۱
۲۴	ایوب اقبال احمد	۲۱۸۹۸	۶۷۹

(باقی [illegible])

نو آموز امیدواروں کی ضرورت

نو آموز امیدواروں APPRENTICES کے طور پر ضرورت ہے جن کی عمر سولہ اور بیس سال کے درمیان ہو اور جنہوں نے میٹریکولیشن کا امتحان سائنس کے مضامین کے ساتھ کم از کم سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو۔ نو آموزی APPRENTICESHIP کا عرصہ تین سال ہوگا۔ جس کے دوران ۸۰ روپے سے ۱۵۰ روپے تک وظیفہ دیا جائیگا۔ درخواستیں لازمی طور پر اپنے قلم سے تحریر کر کے میٹریکولیشن سرٹیفکیٹ کی مصدقہ نقول کے ہمراہ پرسنل منیجر شاہنواز لمیٹڈ ۱۹ ویسٹ وہارف کراچی کے نام ۱۸ ستمبر ۱۹۷۱ء تک ارسال کی جائیں۔

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ

مردوں عورتوں سب کے لئے مفید ہے۔ قیمت سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون نمبر ۳۸

TOYOTA
V.W
Specialists
MINI MOTORS
34-B GULBERG II. Phone 81642
(NEAR GULBERG POLICE STATION)

ہمدرد نسواں حبوب اٹھرا مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج مکمل کورس چھ صد گولی ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمِ کامل اور صداقتِ کاملہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کو حاصل ہے

قانونِ قدرت میں بھی کامل راہ نمائی وہی کر سکتا ہے جو علیم ہو

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سورۃ مریم کی تفسیر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"دُنیا میں دو ہی قانون جاری ہیں۔ ایک قانونِ قدرت اور دوسرا قانونِ شریعت۔ قانونِ قدرت میں بھی کامل راہنمائی وہی کر سکتا ہے جو علیم ہو۔ جیسے وہی ڈاکٹر کامیاب ہو سکتا ہے جو بڑا جاننے والا ہو۔ اور قانونِ شریعت میں بھی وہی وجود کامل راہنمائی کر سکتا ہے جو علیم ہو۔ جو وجود ہماری جسمانی ضرورتوں کا علم نہیں رکھتا یا ہماری روحانی ضرورتوں کا علم نہیں رکھتا وہ ہمیں صحیح نسخہ بھی نہیں بتا سکتا۔ پس علیم کے لئے ضروری ہے کہ وہ کافی ہو۔ اسی طرح جو صادق ہوگا وہی صحیح ہادی بھی ہوگا کیونکہ جھوٹ اور غلطی گمراہ کرنے والی چیزیں ہیں اور ہادی کے لئے ضروری ہے کہ وہ صادق ہو۔ پس وہی ہادی ہو سکتا ہے جو صادق ہو۔ بلکہ تمام صداقتوں کا منبع ہو۔ اس کے سوا ہر جگہ کی ہدایت مشتبہ اور ناقابلِ قبول ہوگی۔
غرض جب کوئی شخص یہ مانے گا کہ کوئی ہستی علیم ہے تو اسے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ صفتِ کافی بھی اس میں پائی جاتی ہے۔ اور جب کوئی شخص یہ مانے گا کہ کوئی ہستی صادق ہے تو اُسے یہ بھی ماننا پڑے گا کہ صفتِ ہادی بھی اُس میں پائی جاتی ہے۔ اور اگر یہ دو اصول درست ہیں اور اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہودی مذہب جو بنیاد ہے عیسائیت کی وہ خدا تعالیٰ کو علیم بھی سمجھتا ہے اور صادق بھی سمجھتا ہے تو لازماً خدا تعالیٰ ہادی بھی ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ بائبل اس بارہ میں کیا کہتی ہے۔

پہلے ہم خدا تعالیٰ کی صفت علم کو لیتے ہیں انجیل میں لکھا ہے۔

"لیکن اُس دن اور اس گھڑی کو میرے باپ کے سوا آسمان کے فرشتوں تک کوئی نہیں جانتا۔"

(متی باب ۲۴ آیت ۳۶)

یہ حوالہ بتاتا ہے کہ اس دنیا میں علم کی مختلف مقداریں ہیں کوئی مقدار علم ایسی ہے جسے انسان جانتا ہے۔ کوئی مقدارِ علم ایسی ہے جسے فرشتے جانتے ہیں اور کوئی مقدار علم ایسی ہے جسے نہ انسان جانتا ہے نہ فرشتے جانتے ہیں صرف خدا جانتا ہے۔ گویا علم کامل صرف خدا تعالیٰ کی ذات سے مختص ہے اور جب علم کامل اسی میں ہوا تو لازماً اُسے کافی بھی ماننا پڑا۔ پھر لکھا ہے۔

"خداوند نے دانائی سے زمین کی بنیاد ڈالی اور عقل مندی سے آسمان کو آراستہ کیا۔ اس کی دانش سے گہرائیاں پھوٹ نکلیں اور آسمان سے اوس کی بوندیں ٹپکیں۔"

(امثال باب ۳ آیت ۱۹-۲۰)

یعنی خدا کے علم پر قانونِ قدرت کی بنیاد رکھی اور اسے آراستہ کیا اور پھر اس کے بعد جو بھی علم پیدا ہوتا ہے خواہ وہ روحانی ہو یا جسمانی اس کے علم سے نکلتا ہے کیونکہ لکھا ہے "اس کی دانش سے گہرائیاں پھوٹ نکلیں" اس کے بعد "آسمان سے اوس کی بوندیں ٹپکیں" یعنی خدا تعالیٰ نے علم کو اتنا کامل کیا کہ آسمان بھی انسان کی ہدایت کے لئے ٹپک پڑا۔ یعنی الہام اور کلام الٰہی نازل ہوا اور اس نے علم کو ہر رنگ میں مکمل کر دیا۔ یہ حوالہ بتاتا ہے کہ ہدایت ہمیشہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اور وہی کامل ہدایت ہوتی ہے کیونکہ ایک علیم ہستی اس کے پیچھے ہوتی ہے انسان اپنی طرف سے کچھ نہیں کر سکتا۔

پھر صدق کے متعلق لکھا ہے۔

"اے خداوند سچائی کے خدا تُو نے مجھے مخلصی دی ہے۔"

(زبور باب ۳۱ آیت ۵)

اس سے ظاہر ہے کہ مخلصی یعنی نجات کا واسطہ "خداوند سچائی کے خدا" کے ساتھ ہے جس طرح شریعت کا واسطہ ایک علیم ہستی کے ساتھ ہے پھر لکھا ہے۔

"تیری صداقت ابدی صداقت ہے اور تیری شریعت سچائی ہے۔"

(زبور باب ۱۱۹ آیت ۱۴۲)

گویا بائبل اور انجیل دونوں سے یہ ثابت ہے کہ علم کامل صرف خدا تعالیٰ کو حاصل ہے اور صداقتِ کاملہ بھی اُسی کو حاصل ہے۔

(تفسیر سورۃ مریم ص ۱۹-۲۰)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

"اب چلنے کا وقت نہیں رہا۔ اب دوڑنے کا وقت آگیا ہے"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت جب "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کی تحریک فرمائی تو حضور نے ارشاد فرمایا:-

"یہ اپیل .... اس یقین کے ساتھ کر رہا ہوں کہ آپ انشاء اللہ تعالیٰ قربانی دیں گے اس لئے کہ اس خدا نے جو ہمیں قربانیاں پیش کرنے کے لئے کہتا اور پھر خود قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ میرے دل میں بڑی شدت کے ساتھ یہ ڈالا ہے کہ تو میرے دین کی عظمت کے قیام کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیار کو دلوں میں قائم کرنے کے لئے اس جماعت سے قربانیاں مانگ اور وہ تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیاں دے گی۔"

اے مخلصین جماعت احمدیہ آپ نے اپنے محبوب امام کی آواز پر واقعی والہانہ لبیک کہا۔ آپ میں سے بہتوں نے اپنے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے وعدوں کی سو فیصدی ادائیگی بھی [illegible] اکثر نے پہلے سال کے وعدے پورے کر دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بہتر اجر عطا فرمائے۔

اب دوسرا سال شروع ہے۔ ہم نے اپنے امام کے ارشاد کو ہر وقت یاد رکھنا ہے نہ کھڑے ہو کر سستانا ہے اور نہ ہی چلنا ہے بلکہ دوڑنا ہے۔ اس لئے دوسرے سال کی رقوم پہلے سے بھی زیادہ مستعدی کے ساتھ ادا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

تعلیم الاسلام کالج کے ایف اے ایف ایس سی کے سالانہ نتائج (بقیہ ص ۵)

نام گروپ	تعداد طلباء جو شامل امتحان ہوئے	پاس ہونے والے طلباء	نتیجہ فی صد کالج
میڈیکل گروپ	۲۷	۲۱	۷۷٫۷
نان میڈیکل گروپ	۳۹	۲۷	۶۹٫۲
آرٹس گروپ	۵۹	۲۴	۴۱٫۰
مجموعی نتیجہ	۱۲۵	۷۲	۵۷٫۶

گویا امسال ایف اے ایف ایس سی کے امتحان میں کل ۱۲۵ طلباء شامل امتحان ہوئے ان میں سے ۷۲ طلباء تمام مضامین میں پاس ہوئے اور بقیہ ۵۳ طلباء کی کسی نہ کسی مضمون میں کمپارٹ آئی۔ ۷۲ طلباء میں سے ۱۵ طلباء فرسٹ ڈویژن میں اور بیالیس طلباء سیکنڈ ڈویژن میں پاس ہوئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ مولا کریم ہمارے اساتذہ کرام اور طلباء کو محنت سے کام کرنے اور اعلیٰ ترین نتائج نکالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (رجسٹرار امتحانات تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

بقیہ: صفحہ اوّل

وائس ایڈمرل مظفر حسن برطانوی ہائی کمشنر مسٹر جے ایل پمفرے، ماریشیس کے ہائی کمشنر مسٹر این مٹر گوہر ایوب چوہدری فضل الٰہی یوگوسلاویہ میں پاکستانی سفیر حکیم محمد [illegible] اور عالمی بنک کے نائب صدر مسٹر محمد شعیب بھی شا[مل] ہیں دریں اثنا لندن سے ہائی کمشنر مسٹر سلیمان علی اور واشنگٹن سے پاکستانی سفیر مسٹر آغا ہلالی نے ٹرنک کال [پر] صدر کے اقتصادی مشیر کی صحت کا حال پوچھا ادھر کمبائنڈ ملٹری ہسپتال کے ذرائع نے بتایا ہے کہ جناب ایم ایم احمد کی حالت تیزی سے بہتر ہو رہی ہے ان پر قاتلانہ حملہ کے ملزم محمد اسلم قریشی سے پوچھ گچھ جاری ہے۔

احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم جناب ایم ایم احمد کو ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے صحتِ کاملہ [illegible]

۶۳۶۶
مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب
منیجر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان
بہاولنگر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴